روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 2 جولائی 2015ء 14 رمضان 1436 ہجری 2 وفا 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 151

معتکفین کے لئے ہدایت

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔ آپ کے لئے کھجور کی خشک شاخوں کا حجرہ بنادیا گیا۔ ایک رات آپؐ نے سر مبارک باہر نکالا اور فرمایا اے لوگو جب نمازی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے اس لئے وہ جان لے کہ وہ کس سے راز و نیاز کر رہا ہے اور کوئی شخص قراءت اتنی بلند آواز سے نہ کرے کہ دوسروں کی قراءت میں خلل ڈالے۔

(مسند احمد - مسند المکثرین حدیث 5853)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور محاسبہ نفس کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر کی رات قیام کیا اس کو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر ۔باب فضل لیلۃ القدر)

اب یہاں دیکھیں روزے رکھنا اور لیلۃ القدر کی رات کا قیام یعنی لیلۃ القدر والی رات میں عبادت۔ ان دونوں کے ساتھ شرط ہے کہ ایک تو ایمان کی حالت میں ہو اور مومن ہو اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے ہو۔ مومن وہ ہے جو ایمان کی تمام شرائط پوری کرتا ہے۔ صرف زبان کا اقرار نہیں ہے۔ اب شرائط کیا ہیں؟ قرآن کریم میں متعدد شرائط کا ذکر ہے۔ سب سے بڑی بات اللہ پر ایمان ہے۔ مومن تو وہی ہے جو اللہ پر ایمان لائے۔ اس کی مثال لیتے ہیں۔ مثلاً یہی فرمایا کہ (۔) (الانفال:3) یعنی مومن تو صرف وہی ہیں جن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں۔ تو جس کے دل میں اللہ کا خوف ہوگا وہ کبھی دوسرے کا حق مارنے کا سوچے گا بھی نہیں۔ وہ کبھی معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے کا سوچے گا بھی نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اپنے معاشرے میں ہر ایک سے بنا کے سنوار کے رکھو۔ ہمسایہ سے حسن سلوک کرو، اپنے وعدے پورے کرو، دوسروں کے لئے قربانی دو اور اس طرح کے بے شمار حکم ہیں۔ تو جب یہ چیزیں ہوں گی تبھی ایمان کی حالت ہوگی اور تبھی اللہ تعالیٰ کا خوف بھی دل میں ہوگا۔ یا اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے یہ سب کام ہو رہے ہوں گے۔ تو عبادتوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے اور اپنا محاسبہ کرنے، صبح شام یہ جائزہ لینے کہ مَیں نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا ہے یا نہیں اور تقویٰ سے رات بسر کی ہے یا نہیں، جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا۔ جب ایسی حالت ہوگی تو فرمایا کہ ایسے لوگوں کے روزے بھی قبول ہوں گے اور لیلۃ القدر کی برکتیں بھی حاصل ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ یہ لوگ ہیں جو اجر عظیم حاصل کرنے والے ہیں۔ پھر ہر مومن کی خواہش ہوتی ہے کہ پتہ لگے کہ ''لیلۃ القدر'' کی راتیں ہیں کون سی؟ کون سی وہ راتیں ہیں جب ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے حصہ پا سکتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر ۔باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر)۔ یعنی تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں وغیرہ راتوں میں تلاش کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے متعدد صحابہ کرام کو رؤیا میں رمضان کی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر دکھائی گئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں تمہاری خوابوں میں رمضان کی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر کے ہونے میں موافقت پائی جاتی ہے۔ یعنی ان سب میں تقریباً یہی بات نظر آرہی ہے پس تم میں سے جو بھی اس کو تلاش کرنا چاہے وہ اسے رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر ۔باب فضل لیلۃ القدر) تو بہرحال آخری عشرہ یا سات راتیں مختلف روایتوں میں آیا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29- اکتوبر 2004ء۔ بحوالہ: الفضل 18- اکتوبر 2005ء)

بیت السلام کا سنگ بنیاد اور حضور انور کا خطاب

بیت السلام جرمنی کی تقریب سنگ بنیاد اور حضور انور کا خطاب درج ذیل اوقات میں ایم۔ٹی اے انٹرنیشنل پر نشر کیا جائے گا۔ یہ اوقات پاکستان کے وقت کے مطابق ہیں۔

مورخہ 4 جولائی	12:10pm
مورخہ 4 جولائی	8:00 pm
مورخہ 5 جولائی	5:20am
مورخہ 6 جولائی	1:35am
مورخہ 6 جولائی	11:20pm

داخلہ مدرسۃ الحفظ ربوہ برائے نابینا بچگان

ربوہ میں رہائش پذیر نابینا بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم حفظ کروانے کیلئے مدرسۃ الحفظ میں مورخہ یکم ستمبر 2015ء سے کلاس کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ حفظ کے خواہشمند بچوں اور بچیوں کے والدین درج ذیل کوائف اور درخواست پر صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 10/اگست 2015ء تک مدرسۃ الحفظ ارسال کر دیں۔

کوائف

1۔ نام، ولدیت
2۔ عمر (برتھ سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی لف کریں)
3۔ ایڈریس مع فون وموبائل نمبر

اہلیت

1۔ امیدوار کی عمر 11 سے 14 سال کے درمیان ہو۔ اس سے کم اور زائد عمر والے بچوں اور بچیوں کو داخلہ نہیں دیا جائے گا۔

2۔ ابتدائی انٹرویو مورخہ 16/اگست 2015ء بروز اتوار مدرسۃ الحفظ میں صبح 9 بجے ہوگا۔

3۔ انٹرویو میں کامیاب امیدواران کو چھ ماہ کے لئے عارضی طور پر داخلہ دیا جائے گا۔ چھ ماہ کی کارکردگی کی بنیاد پر حتمی داخلہ دیا جائے گا۔

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 29 مئی 2015ء

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: فرینکفرٹ، جرمنی

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد قیام خلافت کے حوالہ سے کیا پیشگوئی فرمائی؟

ج: فرمایا! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی اس وقت تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے پھر اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی وہ خلافت قائم ہوگی جو نبی کے طریق پر چلنے والی ہوگی۔ اس کے ذاتی مفادات نہیں ہوں گے۔ وہ نبی کے کام کو آگے بڑھانے والی ہوگی لیکن ایک عرصے کے بعد یہ خلافت جو راشد خلافت ہے ختم ہو جائے گی۔ یہ نعمت تم سے چھینی جائے گی پھر ایسی بادشاہت قائم ہو جائے گی جس سے لوگ تنگی محسوس کریں گے پھر اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔

س: خلافت علیٰ منہاج نبوت کی پیشگوئی پورا ہونے کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! آنحضرت ﷺ کے بعد آپ کے جو پہلے چار خلفاء ہیں ان کو ہی خلفائے راشدین کا مقام دیا جاتا ہے۔ انہی کا دور خلافت راشدہ کا دور کہلاتا ہے۔ یعنی وہ دور جو ہدایت یافتہ اور ہدایت پھیلانے والا دور تھا جو اپنے نظام کو اس طرح چلاتے رہے جس طرح انہوں نے آنحضرت ﷺ کو چلاتے دیکھا۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق اس نظام کو چلایا۔ خاندانی بادشاہت نہیں رہی بلکہ مؤمنین کی جماعت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے خلافت کی رداء انہیں پہنائی۔ لیکن ان کے بعد باقی خلفاء خاندانی بادشاہت کو ہی قائم رکھتے رہے اور حرف بہ حرف آنحضرت ﷺ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جب پہلی دو باتوں میں یہ پیشگوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی تو جو آخری بات آپ نے بیان فرمائی اس میں بھی ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے قول نے ہی پورا ہونا تھا ہم احمدی یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کو قائم فرمایا۔

س: نظام جماعت میں شمولیت کے بعد افراد جماعت پر کیا فرض عائد ہوتا ہے؟

ج: فرمایا! وہ شخص جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شمار کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ اس ایمان کو اپنے دلوں میں بٹھا کر اس پر ہمیشہ قائم رہے، نظام خلافت کے ساتھ جڑ کر اس ایمان کے مظہر بنتے ہوئے اسے دنیا کے کونے کونے میں پھیلائیں اور توحید کو دنیا میں قائم کریں۔

س: دوسری قدرت کے ظہور کی بابت حضرت مسیح موعود نے کیا فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ فرمایا کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ پس ایمان کو زمین پر قائم کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے بعد اس دوسری قدرت کو جاری فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ مخالفین دین خوش ہوں کہ دین دوبارہ دنیا سے ختم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ شیطان دندناتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ نے مخالفین کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کرنا ہے۔ اس لئے ایمان کو حضرت مسیح موعود کے بعد جاری نظام خلافت کی مدد کرتے ہوئے دنیا میں قائم رکھنا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا بھی فرض قرار دیا ہے جو اس نظام سے جڑنے کا دعویٰ کرتے ہیں کہ اس ایمان کو دنیا میں قائم رکھنے کیلئے خلافت کے مددگار بنیں اور اپنے عہد بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ مصمم ارادہ کریں کہ ہم نے اپنے ایمان کی بھی حفاظت کرنی ہے اور دوسروں کو بھی ایمان کی روشنی سے آشکار کرنا ہے۔

س: نظام خلافت کی اہمیت بیان کریں؟

ج: فرمایا! نظام خلافت کا دینی ترقی کے ساتھ ایک اہم تعلق ہے اور دینی ترقی بغیر خلافت کے ہو ہی نہیں سکتی۔ جماعت کی وحدت خلافت کے بغیر قائم رہ ہی نہیں سکتی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے ہر ایک خلافت سے وابستہ ہے اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ خلافت کا جماعت میں جاری رہنا ایمان کا حصہ ہے۔

س: خلافت ثانیہ سے قبل کیا بحث ہوئی نیز خلافت ثانیہ کا انتخاب کیسے ہوا؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے وفات پائی تھی یعنی اس گھر میں جس گھر میں اس کے ایک کمرے میں میں نے مولوی محمد علی صاحب کو بلا کر کہا کہ خلافت کے متعلق کوئی جھگڑا نہ کریں کہ ہونی چاہئے یا نہ ہونی چاہئے اور اپنے خیالات کو صرف اس حد تک محدود رکھیں کہ ایسا خلیفہ منتخب ہو جس کے ہاتھ میں جماعت کے مفاد محفوظ ہوں اور جو دین حق کی ترقی کی کوشش کر سکے چونکہ صلح ایسے ہی امور میں ہو سکتی ہے جن میں قربانی ممکن ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ میں نے مولوی صاحب سے کہا جہاں تک ذاتیات کا سوال ہے میں اپنے جذبات کو آپ کی خاطر قربان کر سکتا ہوں لیکن اگر اصول کا سوال آیا تو مجبوری ہوگی کیونکہ اصول کا ترک کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان یہی فرق ہے کہ ہم خلافت کو ایک مذہبی مسئلہ سمجھتے ہیں اور خلافت کے وجود کو ضروری قرار دیتے ہیں مگر آپ خلافت کے وجود کو ناجائز قرار نہیں دے سکتے کیونکہ ابھی ابھی ایک خلیفہ کی بیعت سے آپ کو آزادی ملی ہے یعنی مراد تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت تو آپ لوگوں نے کی تھی اور اب ان کی وفات ہوئی ہے آپ کو اس سے آزادی ملی ہے یعنی کہ اب حضرت خلیفۃ المسیح الاول ہونے کے بعد اب آپ کہتے ہیں کہ خلافت نہیں چاہئے اور ہم آزاد ہوگئے خلافت سے۔ حضرت مصلح موعود نے انہیں کہا کہ چھ سال تک آپ نے بیعت کئے رکھی اور جو چیز چھ سال تک جائز تھی وہ آئندہ بھی حرام نہیں ہو سکتی اور وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ کا حکم ہو وہ تو بالکل بھی نہیں ہو سکتی۔ آپ کی اور ہماری پوزیشن میں یہ ایک فرق ہے کہ آپ اگر اپنی بات کو چھوڑ دیں تو آپ کو وہی چیز اختیار کرنی پڑے گی جسے آپ نے اب تک اختیار کئے رکھا۔ یعنی خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت کئے رکھی لیکن ہم اگر اپنی بات چھوڑیں تو وہ چھوڑنی پڑے گی جسے چھوڑنا ہمارے عقیدے اور مذہب کے خلاف ہے اور جس کے خلاف ہم نے کبھی عمل نہیں کیا۔ پس انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ آپ وہ راہ اختیار کر لیں جو آپ نے آج تک اختیار کئے رکھی تھی اور ہمیں ہمارے مذہب اور اصول کے خلاف مجبور نہ کریں۔ باقی رہا یہ سوال کہ جماعت کی ترقی اور دین حق کے قیام کیلئے کون مفید ہو سکتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت مولوی محمد علی صاحب کو کہا کہ جس شخص پر آپ متفق ہوں گے اسے ہم خلیفہ مان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی اکثریت یہ چاہتی تھی کہ نظام خلافت قائم ہو۔ حضرت مسیح موعود کا واضح ارشاد جماعت کے سامنے تھا۔ جب یہ میٹنگ زیادہ لمبی ہو گئی۔ مولوی محمد علی صاحب ضد کرتے چلے گئے تو لوگوں نے دروازے پیٹنے شروع کر دیئے اور شور مچایا کہ جلدی فیصلہ کریں اور ہماری بیعت لیں۔ بہر حال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کو میں نے کہا کہ آپ کے خدشات میں نے دور کر دیئے ہیں اس لئے آپ کے سامنے اب یہ سوال ہونا چاہئے کہ خلیفہ کون ہو یہ نہیں کہ خلیفہ ہونا نہیں چاہئے۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ میں جانتا ہوں اس لئے آپ زور دے رہے ہیں کہ آپ کو پتا ہے کہ خلیفہ کون ہوگا۔ حضرت مصلح موعود نے کہا لیکن میں نے ان سے کہا کہ مجھے تو نہیں پتا کہ کون ہوگا۔ خلیفہ ثانی نے فرمایا کہ میں اس کی بیعت کر لوں گا جسے آپ چنیں گے یعنی مولوی محمد علی صاحب جب میں آپ کے منتخب کردہ کی بیعت کر لوں گا تو پھر کیونکہ خلافت کے مؤید یعنی خلافت کی تائید کرنے والے میری بات مانتے ہیں مخالفت کا خدشہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا لیکن مولوی صاحب نے نہ ماننا تھا نہ مانے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ جو بدظنیاں کرتے رہتے ہیں میرے پہ۔ میں اپنا دل چیر کر آپ کو کس طرح دکھاؤں۔ میں تو جو قربانی میرے امکان میں ہے کرنے کو تیار ہوں اور پھر تھوڑی دیر بعد جب یہ دروازہ کھولا گیا باہر نکلے تو مولوی محمد احسن امروہی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا نام پیش کیا اور جماعت نے مجبور کیا آپ کو کہ آپ بیعت لیں۔ آپ نے بڑا کہا کہ مجھے تو بیعت کے الفاظ بھی یاد نہیں۔ مولوی صاحب نے غالباً کہا کہ میں پڑھتا جاتا ہوں اور یوں اس دوسری قدرت کے قائم ہونے میں یہ جو فتنہ پردازوں نے فتنہ ڈالنے کی کوشش کی تھی اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی بات کو پورا کرتے ہوئے ناکام و نامراد کر دیا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد دوسری مرتبہ پھر قائم فرما دی اور جو خلافت سے دور ہٹے ہوئے تھے وہ بڑے دینی عالم بھی تھے دنیاوی عالم بھی تھے۔ پڑھے لکھے بھی تھے تجربہ کار بھی تھے صاحب ثروت و حیثیت بھی تھے۔ انجمن کے تمام خزانے کو بھی اپنے قبضے میں کئے ہوئے تھے لیکن وہ لوگ ناکام و نامراد ہی ہوتے گئے۔ مولوی صاحب خلافت ثانیہ کے انتخاب کے بعد نہ صرف (قادیان) سے چلے گئے بلکہ ان غیر مبائعین نے نظام خلافت کو ختم کرنے کے لئے بعد میں بھی بڑی فتنہ پردازیاں جاری رکھیں لیکن ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

س: منکرین خلافت نے قادیان کی بابت کیا کہا اور ان کی باتیں کس طرح غلط ثابت ہوئیں؟

ج: فرمایا! جب یہ لوگ ہر طرح سے ناکام ہو کر قادیان چھوڑ کر جا رہے تھے اور خزانہ بھی بالکل خالی کر گئے تھے۔ جاتے ہوئے تعلیم الاسلام سکول کی عمارت کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہے تھے کہ دس سال نہیں گزریں گے کہ ان عمارتوں پر آریوں اور عیسائیوں کا قبضہ ہوگا لیکن دیکھیں اللہ تعالیٰ کس شان سے اپنے وعدے پورے فرماتا ہے۔ آج اس بات کو 101 سال ہو گئے ہیں لیکن نہ صرف انتہائی نامساعد حالات کے باوجود قادیان ترقی کر رہا ہے جس میں پارٹیشن کا واقعہ بھی شامل ہے جب جماعت کو وہاں سے نکلنا پڑا اور صرف چند درویشوں کو وہاں درویشی کی زندگی گزارنے کیلئے چھوڑ دیا گیا۔ چند سو تھے اور اب تو قادیان میں نئی سے نئی جدید عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ ایک سکول پر قبضہ کرنے کی بات کرتے تھے۔ کئی کروڑ روپے کی لاگت سے نئے سکول بن رہے ہیں۔

س: حضور انور نے جرمنی میں خلافت سے جڑے رہنے والوں کے لئے الٰہی فیوض کے نزول کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

باقی صفحہ 7 پر

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

فضائل رمضان المبارک

ہم اس وقت رمضان کے بابرکت اور مقدس مہینہ سے گزر رہے ہیں اور ہر چھوٹا بڑا مرد وزن اس کی برکات سے فائدہ اٹھانے میں مصروف ہے۔ کیونکہ یہ روحانیت سے بھرپور موسم بہار صرف چند گنتی کے دنوں کے لئے سال میں ایک مرتبہ ہی تو آتا ہے۔ اور وہ بھی صرف ایک مہینہ کے لئے! خوش قسمت ہونگے وہ لوگ جو ان بابرکت ایام سے فائدہ اٹھائیں گے اور روزے رکھ کر اپنے رب کو منائیں گے اور خدا کے حضور اپنی مناجات کر کے اسے خوش کرنے کی کوشش کریں گے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ ”بڑا ہی بد قسمت ہے وہ انسان جو رمضان کو پائے اور پھر اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔“

ایک اور بڑی مشہور حدیث نبوی ﷺ ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کی آخری تاریخ کو ہم سے خطاب فرمایا کہ ”اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت اور شان والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے۔ ہاں! ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ثواب اور فضیلت کے لحاظ سے ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے۔ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور غم خواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کی ابتداء نزول رحمت ہے اور جس کا درمیانی حصہ (عشرہ) مغفرت کا وقت ہے اور جس کا آخری عشرہ کامل اجر پانے یعنی آگ سے آزادی کا زمانہ ہے“۔

پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے، اس کو خوش کرنے اور اس کی رحمت سے وافر حصہ پانے اور اس کی مغفرت حاصل کرنے اور آگ کے عذاب سے نجات حاصل کرنے کے لئے دنوں سے ہم گزر رہے ہیں۔

اے دوست اور اے بھائی! اے ماں اور اے بہن! یہ کتنا سنہری موقعہ ہے یہ کتنے بابرکت ایام ہیں کہ روحانی موسم بہار دہلیز پر کھڑا ہے اور پکار پکار کر دعوت دے رہا ہے کہ آؤ موسم بہار کے ان ایام میں اپنی جھولیوں کو برکتوں سے بھر لو!

روزہ کی غرض

دینی عبادات کا ایک اہم رکن روزہ ہے۔ دینی کیلنڈر کے لحاظ سے ماہ رمضان سال کا نواں مہینہ ہے۔ اس کیلنڈر میں دنوں اور مہینوں کا شمار شمسی نظام سے نہیں بلکہ قمری نظام سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر سال رمضان کا مہینہ گزشتہ سال کی نسبت ایک اندازے کے مطابق دس سے گیارہ دن پہلے آتا ہے۔

روزہ طلوع فجر یعنی صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے، لغو کاموں اور لغو باتوں، اور میاں بیوی کے مخصوص تعلقات سے رکنے کا نام ہے۔ عام قاعدے کے مطابق روزہ رکھنے کا وقت صبح صادق ہے اور اس کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ اخبارات اور ٹی وی پر سورج نکلنے کا وقت لکھا ہوتا ہے۔ سورج نکلنے کے وقت سے ایک گھنٹہ اور بائیس منٹ نکال دیں تو وہ وقت روزہ رکھنے کا ہے۔ یعنی وہ وقت ہے جب سحری کھا ختم کردی جائے اور یہاں سے روزہ کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

جب انسان روزہ رکھتا ہے تو پھر روزہ کے مقاصد کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ بخاری کتاب الصوم میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزے ڈھال ہیں پس روزہ کی حالت میں نہ کوئی شہوانی بات کرے نہ جہالت اور نادانی کرے اور اگر کوئی اس سے لڑائی کرے یا گالی گلوچ کرے تو وہ کہے میں روزہ دار ہوں میں روزہ دار ہوں۔“

ابن ماجہ میں حضرت عثمانؓ بن ابی العاص سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے فرماتے سنا ہے۔ ”روزے آگ سے بچانے کے لئے ڈھال ہیں اس ڈھال کی طرح جو تم میں سے کسی کو جنگ کے دوران دشمن کے حملہ سے بچاتی ہے۔“

اسی طرح ایک اور حدیث ہے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

”جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے۔“

یعنی جب اصل مقصد حاصل کرنے کا جذبہ ہی نہیں تو روزہ کا کیا فائدہ؟ اسی طرح ایک اور موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ ہر قسم کی بے ہودہ باتیں کرنے اور فحش بکنے سے رکنے کا مفہوم بھی اس میں شامل ہے“۔

پس ان مبارک احادیث سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ روزہ تو انسان کے نفس کی اصلاح کے لئے ہے۔ اسے تربیت اور ٹریننگ دینے کے لئے ہے اور خدا کی خاطر اسی کے حکم سے ہر قسم کی لذات کو چھوڑنے کا نام ہے اور پھر زیادہ سے زیادہ نیکی پر قائم رہنے اور ہر قسم کی برائیوں بدخلقیوں اور حرام چیزوں کے چھوڑنے کا سبق روزہ رکھنے سے ملتا ہے۔

رمضان المبارک کی غرض انسان کو بھوکا مارنا نہیں بلکہ اس کی روحانی اور اخلاقی حالت میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کرنا مقصود ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

”جو انسان روزہ میں اپنی چیزیں خدا کے لئے چھوڑتا ہے جن کا استعمال کرنا اس کے لئے کوئی قانونی اور اخلاقی جرم نہیں تو اس سے اسے عادت ہوتی ہے کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے گا اور ان کی طرف نہ دیکھے اور جب وہ خدا کے لئے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے تو اس کی نظر ناجائز چیزوں پر پڑ ہی نہیں سکتی۔“

(الفضل 17 دسمبر 1966ء)

روزہ کس پر فرض ہے

رمضان کے روزے ہر بالغ، عاقل، تندرست مقیم مومن پر فرض ہیں۔ مسافر اور بیمار کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ رخصت دی ہے کہ وہ دوسرے ایام میں رمضان کے بعد اگلے رمضان کے آنے سے پہلے اپنے چھٹے ہوئے روزوں کو پورا کرلیں۔

بعض اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ انسان بیمار ہے پھر بھی روزہ رکھ لیتا ہے۔ یا مسافر ہے سفر کی حالت میں بھی روزہ رکھ لیتا ہے یہ جائز نہیں کیونکہ قرآن کریم میں صاف لکھا ہے۔ تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اسے اور دنوں میں تعداد پوری کرنا ہوگی۔

دین حق میں افراط و تفریط نہیں ہاں بعض شرائط اور قیود رکھی ہیں ان کے مطابق احکامات بجالانے چاہئیں۔ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ بیماری کی نوعیت کیا ہو؟ یا سفر کتنے میلوں کا ہو کہ روزہ نہ رکھے؟ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے اس قسم کی کوئی شرط اور قید نہیں لگائی ہر انسان کے مزاج کے مطابق اس بات کو کھلا رکھا ہے مرض کی نوعیت ہر شخص کی مختلف ہے۔ جس بیماری میں ڈاکٹر کہہ دے کہ اس میں روزہ رکھنا ٹھیک نہیں۔ ایسا شخص یا ایسا مریض تب روزہ نہ رکھے۔ یہ بھی نہیں کہ ذرا سی چھینک آجائے تو روزہ چھوڑ دیا جائے۔ اسی طرح جب انسان اپنا بوریا بستر باندھ کر یا تیار ہو کر سفر کی نیت سے گھر سے نکل پڑے تو وہ اس کا سفر ہے۔

(بدر 17 اکتوبر 1907)

”جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کرسکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے“۔

چھوٹے بچے اور روزہ

پھر اسی طرح چھوٹے بچوں کے بارہ میں بھی ہے۔ بعض اوقات چھوٹے بچوں سے زبردستی روزہ رکھایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر بھی ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ شریعت کا یہ منشاء ہرگز نہیں کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی روزہ رکھیں ہاں جب وہ بلوغت کے قریب قریب پہنچ جائیں پھر روزہ رکھانے کی مشق ضروری ہے۔ چھ سات سال کے بچوں سے روزے رکھانا اور سمجھنا کہ ثواب ہوگا۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہ ظلم ہے کیونکہ یہ عمر بچوں کی نشوونما پانے کی ہے۔ ایسے کئی واقعات ہوئے کہ سات آٹھ سال کے بچوں سے والدین نے روزے رکھوائے اور والدین نے ان کی کڑی نگرانی رکھی کہ روزہ نہ توڑیں، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ ہاں جب بچے چودہ پندرہ سال کی عمر کو پہنچنے لگیں تو ان سے روزے رکھوانے چاہئیں اور جب وہ مکمل بلوغت کی حد کو پہنچ جائیں جو کہ سرد ممالک میں تقریباً سترہ اٹھارہ سال کی عمر ہوتی ہے تو انہیں پھر پورے روزے رکھوانے چاہئیں۔ اسی طرح حاملہ، مریضہ، یا بچوں کو دودھ پلانے والی عورتیں بھی روزہ نہ رکھیں۔

فدیہ

اگر انسان مریض ہو خواہ وہ مرض لاحق ہو یا ایسی حالت میں ہو جس میں روزہ رکھنا یقیناً مریض بنا دے گا۔ جیسے حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت یا ایسا بوڑھا شخص جس کے قویٰ میں انحطاط شروع ہو چکا ہے یا پھر اتنا چھوٹا بچہ جس کے قویٰ نشوونما پا رہے ہیں تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور ایسے شخص کو اگر آسودگی حاصل ہو تو ایک آدمی کا کھانا کسی کو دے دینا چاہئے اور اگر یہ طاقت نہ ہو تو نہ سہی ایسے شخص کی نیت ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے روزہ کے برابر ہے۔

اگر روک عارضی ہو اور بعد میں وہ دور ہو جائے تو خواہ فدیہ دیا ہو یا نہ دیا ہو روزہ بہرحال رکھنا ہوگا کیونکہ فدیہ دے دینے سے روزہ اپنی ذات میں ساقط نہیں ہو جاتا بلکہ یہ تو محض اس بات کا بدلہ ہے کہ ان دنوں میں باقی مومنوں کے ساتھ مل کر اس عبادت کو ادا نہیں کر سکتا یا اس بات کا شکرانہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عبادت کرنے کی توفیق بخشی ہے کیونکہ روزہ رکھ کر جو فدیہ دیتا ہے وہ زیادہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے کیونکہ روزہ رکھنے کی توفیق پانے پر خدا تعالیٰ کا شکرانہ ادا کرتا ہے اور جو روزہ رکھنے سے معذور ہو وہ اپنے اس عذر کی وجہ سے بطور کفارہ دیتا ہے''۔ (الفضل 10 اگست 1945)

فدیہ کی مقدار کیا ہے۔ اس بارہ میں اصولی ہدایت یہ ہے کہ مِنۡ اَوۡسَطِ مَا تُطۡعِمُوۡنَ اَہۡلِیۡکُمۡ پس اس اصول کو مدِ نظر رکھا جائے۔ یہ ضروری نہیں کہ فدیہ کسی ایسے غریب کو ہی دیا جائے جو روزہ رکھتا ہو۔ اصل مقصد مستحق نادار کو کھانا کھلانا ہے خواہ وہ خود روزہ رکھ سکتا ہو یا کسی عذر کی بناء پر نہ رکھ سکتا ہو۔ اسی طرح فدیہ اسی پر واجب ہے جو ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو ورنہ ایک غیر مستطیع کے لئے ندامت، توبہ، استغفار، دعا، ذکر الٰہی اور خدمت دین کا التزام کفایت کرے گا۔

رمضان المبارک سے کس طرح استفادہ کیا جائے

رمضان المبارک کی غرض تقویٰ میں قدم آگے مارنا ہے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا ہے، روحانیت میں بڑھنا ہے اور اپنی عبادات کے معیار بڑھانے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کو پانے کے ساتھ ساتھ مخلوقِ خدا کی خدمت بھی کرنی ہے کہ ہمارا رب اور ہمارا مولیٰ اس سے بہت خوش ہوتا ہے۔ اب ہم ان اعمال و افعال کا کچھ ذکر کریں گے جن سے تقویٰ بھی نصیب ہوتا ہے اور خدا کا قرب بھی۔

تلاوت قرآن کریم

رمضان المبارک کا مہینہ دراصل قرآنِ کریم کی سالگرہ کا مہینہ ہے۔ اس مبارک مہینے میں قرآنِ کریم کا نزول شروع ہوا۔ اس لئے رمضان المبارک میں ہمیں چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن کریم میں وقت گزاریں۔

اللہ تعالیٰ نے بھی قرآنِ مجید میں تلاوت قرآنِ کریم کی اہمیت بیان کی ہے اور احادیث نبویہ ﷺ میں بھی اس کی بہت سی برکتیں اور فضیلتیں بیان ہوئی ہیں۔ پھر ہمارے رسول خدا ﷺ کا اسوہ بھی یہی ہے کہ رمضان میں آپ کم از کم ایک دفعہ ضرور قرآنِ کریم کا دور مکمل فرمایا کرتے تھے لیکن وفات کے آخری سال میں آپ نے دو مرتبہ دور مکمل کیا۔

قرآن کریم سوچ کر اور سمجھ کر پڑھنا چاہئے تا کہ احکامِ خداوندی سے اطلاع ہو اور پھر اس کے مطابق انسان عمل کر سکے۔ چند ایک احادیث نبویہ ﷺ اس سلسلہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

☆ حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ قرآنِ کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو۔ اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہوگا اور یہ عمل زمین میں تمہارے لئے ہدایت کا نور ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص قرآنِ کریم کا ایک حرف پڑھے اس کے لئے ایک حرف کے بدلہ ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس گنا کے برابر ملتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے اس پر تیس نیکیاں ملیں گی۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ روزہ اور قرآنِ کریم دونوں قیامت کے دن بندہ کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا اے مرے رب میں نے اس کو کھانے اور نفسانی خواہش پوری کرنے سے روکے رکھا میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرما۔ قرآنِ کریم کہے گا میں نے اسے رات کو سونے سے روکا (کہ یہ رات کو نوافل میں میری تلاوت کرتا تھا) میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرما۔ چنانچہ دونوں اس کے لئے شفاعت کریں گے۔ (مسند احمد)

☆ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ''یہ قرآنِ کریم فکر اور بے قراری (پیدا کرنے) کے لئے نازل ہوا ہے۔ جب تم اسے پڑھو تو رویا کرو اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں جیسی شکل بنا لو اور قرآن شریف کو اچھی آواز سے پڑھو کیونکہ جو شخص اسے اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں''۔ (ابن ماجہ)

اس ضمن میں احادیث نبویہ ﷺ تو بے شمار ہیں لیکن مندرجہ بالا چار احادیث اس مضمون کو بڑی وضاحت سے کھول کر بیان کر رہی ہیں کہ ہمیں خود قرآن کریم سوچ سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔ اور اگر پڑھنا نہیں آتا تو پھر سیکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ بھی حدیث نبوی ﷺ ہے کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو خود قرآن کریم سیکھے اور پڑھے اور دوسرں کو سکھائے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔۔۔ الخیرُ کلہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے۔۔۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔۔۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں''۔ (کشتی نوح صفحہ 27-26)

نماز باجماعت

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے دین کا ایک اہم رکن نماز باجماعت کا قیام ہے۔ قرآنِ کریم میں جہاں جہاں بھی نماز کا حکم آیا ہے دراصل نماز باجماعت ہی کا حکم ہے۔ سوائے مجبوری کے یا جہاں کوئی اور مومن موجود نہ ہو تو پھر اکیلے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ قرآنِ کریم میں متعدد جگہ بار بار نماز کی اہمیت اور فرضیت اور برکات بیان کی گئی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے بھی اپنے اسوہ حسنہ مبارکہ سے اس کی وضاحت کر دی ہے۔ نماز کی فرضیت اور اہمیت کی وضاحت کے لئے چند احادیث نبوی ﷺ پیش خدمت ہیں۔

☆ بخاری کتاب الادب میں حضرت ابوایوب انصاری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے دور کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا، نماز پڑھ، زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر یعنی رشتہ داروں کے ساتھ پیار اور محبت سے رہ۔

☆ مسلم کتاب الایمان میں یہ حدیث حضرت جابرؓ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کا چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پائی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور وہ گھاٹے میں رہا۔

☆ مسلم کتاب الصلوٰۃ میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کسی کے دروازے کے پاس پانی سے بھری ہوئی نہر چل رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے۔ جیسے اس شخص کے بدن پر میل نہیں رہ سکتی اسی طرح پانچ نمازیں پڑھنے والے کی روح پر میل نہیں رہ سکتی۔

دراصل یہاں پر نہر سے مراد بیت ہے کہ بیت جا کر نماز باجماعت ادا کی جائے۔

☆ ابو داؤد میں یہ روایت بھی آئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو۔

نماز تہجد اور نوافل

تیسری چیز جس سے انسان اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کر سکتا ہے وہ نماز تہجد اور نوافل ہیں۔ نماز تہجد دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنوں پر ایک خاص اور زائد انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اور رات کو بھی تو اس قرآن کے ذریعہ شب بیداری کیا کر جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے۔

اس آیت کریمہ سے ایک تو یہ بات نکلتی ہے کہ نماز تہجد ادا کی جائے دوسرے یہ کہ نماز میں تلاوتِ قرآنِ کریم پر خاص زور ہونا چاہئے اور تیسرے یہ کہ تہجد کے معنی سو کر اٹھنے کے بھی ہیں اس لئے تہجد کی نماز سے پہلے سونا بھی ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ پہلی رات سوتے تھے اور آخری رات میں اٹھ کر تہجد پڑھتے تھے۔ چند احادیثِ نبوی ﷺ نماز تہجد کے سلسلے میں بھی پیش خدمت ہیں:۔

☆ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک متورم ہو کر پھٹ جاتے۔ ایک دفعہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب قصور معاف فرما دیئے ہیں۔ یعنی ہر قسم کی غلطیوں اور لغزشوں سے محفوظ رکھنے کا ذمہ لے لیا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں یہ نہ چاہوں کہ اپنے رب کے فضل اور احسان پر اس کا شکر گزار بندہ بنوں۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الفتح)

☆ مسلم باب فضل السجود میں حضرت ربیعہؓ جو آنحضرت ﷺ کے خادم تھے بیان کرتے ہیں کہ رات کو میں آنحضرت ﷺ کی خدمت کے لئے آپ کے گھر سویا کرتا تھا رات کو اٹھ کر آپ کے وضو کا پانی لاتا اور دوسرے کام کاج کرتا۔ ایک دن آپ نے فرمایا مجھ سے کچھ مانگنا ہے تو مانگ لو میں نے کہا

آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جنت میں بھی آپ کا ساتھ میسر ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے علاوہ بھی کچھ اور چاہئے میں نے کہا بس یہی کافی ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کثرت سے سجود وصلوٰۃ سے تم بھی اس بارہ میں میری مدد کرو۔

☆مستدرک حاکم میں حضرت ابو امامہ باہلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تہجد ضرور پڑھا کرو وہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریق رہا ہے۔ اس سے تمہیں اپنے رب کا قرب حاصل ہوگا گناہ معاف ہوں گے اور گناہوں سے بچے رہو گے۔

☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب آدمی رات کو اپنے گھر والوں کو جگاتا ہے میاں بیوی دونوں تہجد کی کم از کم دو رکعتیں پڑھ لیتے ہیں تو ان دونوں کا شمار ذکر کرنے والوں میں ہو جاتا ہے۔

ایک اور اسی قسم کی حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحمت فرمائے جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے اور پھر اپنی بیوی کو بھی جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر جگائے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے اور پھر اپنے شوہر کو جگائے اور وہ بھی نماز تہجد پڑھے اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر جگا دے۔

☆ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نصف شب کے بعد نچلے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور منادی کراتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا میں اس کو دوں۔ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا میں اس کو بخش دوں۔

پس نماز تہجد کی بہت اہمیت اور برکت ہے۔ رمضان المبارک میں تو خصوصیت کے ساتھ اس نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہئے۔ بعض لوگ صبح سحری کے وقت اٹھتے ہی کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں کہ جلدی جلدی سحری کھا لیں۔ انہیں چاہئے کہ پہلے نماز تہجد ادا کریں پھر سحری کھائیں اسی سنت کے مطابق روزے رکھیں۔ ماسوائے اس کہ سحری کھانے کا وقت بہت تھوڑا ہے تو پھر ٹھیک ہے سحری کھا لیں۔ لیکن تہجد کی نماز کو بھی لازم کر لیں۔ اسی طرح ایسے بچے جو سحری کے وقت گھر میں رمضان المبارک کی گہما گہمی کی وجہ سے جاگ جاتے ہیں انہیں بھی تہجد پڑھنے کی طرف توجہ اور تلقین کرنی چاہئے۔ پھر ایسے لوگ جو بعض بیماریوں کی وجہ سے مثلاً ذیابیطس وغیرہ کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتے ہوں وہ بھی بیدار ہوں اور نماز تہجد پڑھیں اور اس وقت تلاوت قرآن کریم کریں۔ اگر کسی وجہ سے ایک نیکی سے محرومی ہے یعنی بیماری کی وجہ سے روزے کی برکت سے محروم ہیں تو پھر دوسری نیکیاں جو اختیار کی جاسکتی ہوں کرنی چاہئیں۔

ذکر الٰہی، توبہ استغفار، دعائیں، درود شریف

رمضان المبارک میں ہر مومن کو چاہئے کہ کثرت سے ذکر الٰہی کرے۔ ذکر الٰہی میں نوافل بھی آجاتے ہیں تلاوتِ قرآن کریم بھی ذکرِ الٰہی میں شامل ہے اور پھر کثرت سے درود شریف بھی پڑھنا چاہئے۔ فضول گپوں میں اور باتوں میں وقت نہ ضائع کرنا چاہئے کیونکہ روزہ صرف بھوکے اور پیاسے رہنے کا نام نہیں۔ ذکرِ الٰہی کی اہمیت درج ذیل احادیث سے واضح ہو جاتی ہے۔

☆حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ مجھے سب سے افضل عمل جو اللہ کا سب سے زیادہ قرب دلانے والا ہو بتائیں ارشاد فرمایا تمہاری موت اس حالت میں آئے کہ تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔ (اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب زندگی میں ذکرِ الٰہی کا اہتمام ہمیشہ جاری رہا ہو)

☆حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب مرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں ہلتے رہتے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (ابن ماجہ)

☆حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ چار چیزیں ایسی ہیں جس کو وہ مل گئیں اس کو دنیا و آخرت کی ہر خیر مل گئی۔ شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبتوں پر صبر کرنے والا بدن اور ایسی بیوی جو نہ اپنے نفس میں خیانت کرے یعنی پاک دامن رہے اور نہ شوہر کے مال میں خیانت کرے۔

☆بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت درج ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ اور سلوک کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر (یعنی فرشتوں کے) مجمع میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں۔ اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں۔ اگر وہ میرے طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

استغفار بھی روحانی ورزش کے لئے بہت ضروری ہے۔ جس طرح انسان جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے سخت سے سخت قسم کی ورزش کرتا ہے۔ استغفار بھی روحانی ورزش ہے جو روحانی صحت کے لئے بہت ضروری اور مفید ہے اس سے انسان لغزشوں اور گناہوں سے محفوظ رہنے کی قوت اور طاقت پاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ روزانہ 70 سے زائد مرتبہ استغفار فرماتے تھے۔

درود شریف کی اہمیت تو ہے ہی بہت زیادہ۔ کوئی دعا بھی جس میں درود شریف نہ پڑھا جائے قبولیت کے درجہ کو نہیں پہنچتی۔ اس لئے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خصوصیت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے کیونکہ ہمیں جو کچھ بھی ملنا ہے وہ آنحضرت ﷺ کے طفیل ہی ملنا ہے۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی مناجات پیش کرنے سے پہلے انسان کو چاہئے کہ حمد الٰہی کرے اور درود شریف پڑھے اور پھر اپنی مناجات پیش کرے۔

صدقہ وخیرات

رمضان المبارک میں ایک اور نیکی صدقہ و خیرات کی ہے کہ غریبوں، ناداروں، بیوگان، یتیموں، مسکینوں اور اسیران کی خدمت کی جائے۔ آنحضرت ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ بہت زیادہ سخی تھے کبھی کسی سائل کو رد نہ فرمایا کرتے تھے لیکن رمضان میں آپ کی سخاوت تیز آندھی سے بھی زیادہ ہو جاتی تھی۔

لیلۃ القدر

لیلۃ القدر کی بھی رمضان میں بہت اہمیت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کرو۔ بعض لوگ صرف ستائیسویں رمضان کی رات کو ہی لیلۃ القدر کی تلاش میں رہتے ہیں حالانکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ لیلۃ القدر آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔ جو کہ رمضان کی 21،23،25،27 اور 29 کی راتیں بنتی ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جس نے شروع رمضان سے ہی نماز باجماعت ادا کی اور روزے رکھے اور دیگر احکامات خداوندی بجالایا تو گویا اسے لیلۃ القدر کا حصہ مل گیا۔ خدا کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر کی ادائیگی بھی ضروری ہے شروع رمضان سے ہی کر دینی چاہئے تاکہ جو رقم اکٹھی ہو اسے عید الفطر سے پہلے ہی مستحق لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ تا وہ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہوسکیں۔

عید الفطر

عید الفطر رمضان المبارک کا پھل ہے۔ خدا نے انسانی فطرت کے مطابق دینی احکامات دیئے ہیں اگر ایک طرف روزے رکھنے اور رمضان المبارک میں زائد عبادات بجالانے کی تعلیم دی ہے تو دوسری طرف اس کی روحانی خوشیوں کے سامان بھی کئے ہیں۔ عید الفطر دراصل اسی شکرانے کا نام ہے کہ آج ہم خدا کی خاطر اس بات پر خوش ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکامات بجالانے کی توفیق ملی۔

ایک ضروری بات عید کے بارے میں یہ یاد رکھنی چاہئے کہ عید کے دن صرف اپنے ہی دوستوں اور رشتہ داروں کو عید کے تحفے تحائف نہیں دینے چاہئیں۔ بلکہ اگر آپ اپنی عید کے مزے کو دوبالا کرنا چاہتے ہیں تو غریبوں کے گھروں میں جائیں ان کے بچوں کو تحائف دیں تو دیکھیں آپ کو عید کی کتنی لذت آئے گی۔ یہ تجربہ شدہ بات ہے اس تجربے کو آزمائیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔

رمضان المبارک کے بارے میں حدیث میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان داخل ہوتا ہے تو شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔

اب ہر ایک پر یہ بات موقوف ہے کہ وہ رمضان کو صحیح معنوں میں اپنے گھر میں داخل کرے، اپنے ماحول میں داخل کرے، اپنے بیوی بچوں اور دوستوں اور ہر ایک دوسری چیز سے زیادہ اپنے دل میں داخل کرے تب شیطان جکڑا جائے گا۔ اور جب اسے آپ ایک بار جکڑ دیں تو پھر اسے کھلنے نہ دیں۔ یہ طاقتور ضرور ہے بہت کوشش کرے گا کہ کھل جائے مگر مومن کا ایمان اس سے بہت زیادہ طاقتور ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کے ورد سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہیں اور خود سے اسے کھلنے نہ دیں۔ اور ہر قسم کے شیطانی کاموں سے، شیطانی خیالات سے، شیطانی باتوں سے اجتناب کریں۔ جب بھی کسی شیطانی کام کا خیال دل میں آئے تو سورۃ المومنون میں سکھائی گئی یہ دعا پڑھیں۔ اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور (اس بات سے) میں تیری پناہ مانگتا ہوں اے میرے رب! کہ وہ میرے پاس پھٹکیں۔ اس کے علاوہ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ پڑھیں نیز لاحول ولاقوۃ پڑھیں فوراً شیطان بھاگ جائے گا۔

☆..........☆..........☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119457 میں نیلم

بنت امان اللہ قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 34/7 طاہر آباد شرقی ربوہ ضلع چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31/اکتوبر 2013ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ نیلم گواہ شد نمبر 1۔ امان اللہ ولد حمید احمد گواہ شد نمبر 2۔ بابر احمد ولد امان اللہ

مسل نمبر 119458 میں طاہرہ امان

زوجہ امان اللہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 34/7 طاہر آباد شرقی ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31/اکتوبر 2013ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور طلائی 1 تولہ مالیتی 64 ہزار (2) حق مہر 8 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ طاہرہ زمان گواہ شد نمبر 1۔ امان اللہ ولد حمید احمد گواہ شد نمبر 2۔ بابر احمد ولد امان اللہ

مسل نمبر 119459 میں شمائلہ ظفر

بنت محمد ظفر اللہ قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 20/21 دارالعلوم جنوبی احد ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ شمائلہ ظفر گواہ شد نمبر 1۔ شریف احمد علوی ولد غلام نبی گواہ شد نمبر 2۔ محمد ظفر اللہ ولد محمد عنایت مغل

مسل نمبر 119460 میں نصیرہ منور

زوجہ سید منور احمد شاہ قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 15/3 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 60 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ نصیرہ منور گواہ شد نمبر 1۔ راجہ محمد عبداللہ خان ولد فیروز الدین گواہ شد نمبر 2۔ سید اسد محمود شاہ ولد منور احمد شاہ

مسل نمبر 119461 میں ماریہ اجالا

بنت منور احمد شاہ قوم سید پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 15/3 دارالعلوم غربی خلیل ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ماریہ اجالا گواہ شد نمبر 1۔ سید مبشر احمد ولد منور احمد شاہ گواہ شد نمبر 2 سید اسد محمود شاہ ولد منور احمد شاہ

مسل نمبر 119462 میں شازیہ منور

زوجہ خواجہ منور احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 18/2 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 60 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ شازیہ منور گواہ شد نمبر 1۔ راجہ محمد عبداللہ خان ولد میاں فیروز الدین گواہ شد نمبر 2۔ اسد محمود ولد منور احمد شاہ

مسل نمبر 119463 میں مدثر اقبال

ولد اعجاز احمد ساہی قوم ساہی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 15 شکور پارک ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مدثر اقبال گواہ شد نمبر 1۔ رضوان احمد باجوہ ولد ریاض احمد باجوہ گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد ساہی ولد شفیق احمد

مسل نمبر 119464 میں رقیہ مظفر

زوجہ مظفر حسین قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 32/7 دارالرحمت غربی ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) نقد رقم 4 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 4500 روپے ماہوار بصورت منافع بینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ رقیہ مظفر گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد ولد حکیم محمد اسماعیل گواہ شد نمبر 2۔ رفیق احمد ولد غلام علی

مسل نمبر 119465 میں فاخرہ شاہین

زوجہ ذوالفقار علی قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 15/7 دارالرحمت غربی ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 7 ہزار روپے (2) زیور طلائی 5 تولہ مالیتی 2 لاکھ 25 ہزار (3) نقد رقم ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ فاخرہ شاہین گواہ شد نمبر 1۔ ظفر اللہ ولد میاں عطاء اللہ احمدی گواہ شد نمبر 2۔ بشیر احمد سیفی ولد حاجی قادر بخش

مسل نمبر 119466 میں شوکت علی

ولد فضل دین قوم جٹ پیشہ ہنر مند مزدوری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 5/42 فیکٹری ایریا سلام ربوہ ضلع وملک چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ 5 مرلے واقع فیکٹری ایریا اسلام مالیتی 10 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شوکت علی گواہ شد نمبر 1۔ عدیل احمد شوکت ولد شوکت علی گواہ شد نمبر 2۔ محمد احمد وقاص ولد رشید احمد فضل

مسل نمبر 119467 میں صفیہ پروین

زوجہ ادریس احمد قوم ...... پیشہ استاد عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 12/40 فیکٹری ایریا سلام ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 5 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ صفیہ پروین گواہ شد نمبر 1۔ ریاض احمد بجہ ولد عبداللہ خان گواہ شد نمبر 2۔ عادل محمود چوہدری ولد چوہدری عطاء اللہ

مسل نمبر 119468 میں عالیہ

بنت محمد اسلم شاہد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 22/29 دارالعلوم شرقی برکت ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ٹاپس گولڈ 2000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 1200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عالیہ گواہ شد نمبر 1۔ جاوید احمد جاوید ولد چوہدری ولی محمد گواہ شد نمبر 2۔ عبدالبصیر ولد عبدالرشید

مسل نمبر 119469 میں سلمیٰ انیس گوہر

زوجہ انیس احمد گوہر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 20/29 دارالعلوم شرقی برکت ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/اگست 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور مالیتی 11 ہزار روپے (2) حق مہر 25 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے الامۃ سلمیٰ انیس گوہر گواہ شد نمبر 1۔ محمد اظہار ولد یعقوب احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ ندیم احمد ولد سردار علی

بقیہ از صفحہ 2 سوال و جواب ۔ خطبات امام

ج: فرمایا! جرمنی بھی ان فیوض سے خالی نہیں ہے جو خلافت احمدیہ سے جڑنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پہنچا رہا ہے۔ ابھی چند دن پہلے جماعت جرمنی کی دو ذیلی تنظیموں انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ نے مل کر پانچ منزلہ عمارت خریدی جو ایک اعشاریہ سات ملین یا سترہ لاکھ یورو کی خریدی گئی۔

س: نائیجر کے ایک گاؤں ووگونہ کے چیف کی خداتعالیٰ نے کس طرح رہنمائی فرمائی؟

ج: فرمایا! نائیجر افریقہ کے ایک چیف نے بتایا کہ جب میرے سامنے احمدیت کی مخالفت کی گئی تو رات کو میں نے بہت دعا کی۔ (لوگ کہتے ہیں کہ اَن پڑھ لوگ ہیں افریقہ کے رہنے والے عقل نہیں۔ گاؤں میں رہنے والے چیف یہ زیادہ پڑھے لکھے بھی نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا خوف تھا سعید فطرت ہیں) کہتے ہیں میں نے رات بہت دعا کی اور اللہ تعالیٰ سے رہنمائی کی دعا کرتے کرتے سو گیا۔ اس بات کی بڑے بڑے علماء کو سمجھ نہیں آتی۔ انہوں نے حلفیہ بیان دیا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ پہلے میرے گھر میں آسمان سے ستارے اتر آئے ہیں اور پھر ان کے پیچھے پیچھے چاند۔ میں ان کو پاس سے دیکھ رہا ہوں مگر ان میں روشنی نہیں ہے اور پھر اچانک آسمان سے ایک سفید کپڑوں میں ملبوس شخصیت میرے گھر میں اترتی ہے اور اس شخص کے داخل ہوتے ہی ستارے اور چاند حیرت انگیز طور پر روشن ہو گئے اور سارا گھر روشنیوں سے جگمگا اٹھا اور میرے دل میں یہ بات زور سے داخل ہو گئی کہ یہ تو احمدیوں کی کوئی شخصیت ہے اور میں آگے بڑھ کر اسے سوال کرتا ہوں کہ آپ احمدیوں کے مربی ہیں یا خلیفہ اور میری آنکھ کھل گئی۔ مربی صاحب نے ان کو تصویریں دکھائیں۔ البم دکھایا تو انہوں نے فوری طور پر اپنی انگلی میری (حضور انور کی) تصویر پہ رکھ کر کہا اور بار بار قسمیں کھا کر کہا کہ انہی کو میں نے اپنے گھر میں آسمان سے اترتے دیکھا تھا اور انہی کی آمد سے میرا گھر روشن ہو گیا تھا۔

س: احباب جماعت کی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو بنیاد بنا کر بیعت نہ کرنے والوں کے متعلق حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! جرمنی میں مجھے کسی نے خط لکھا یہاں سے کہ ان کے ایک زیر دعوت دوست تھا ان کا وہ سب مسائل اور صداقت حضرت مسیح موعود کا قائل ہو گیا۔ مگر بعض احمدیوں کے گندے کردار کی وجہ سے احمدی ہونے سے انکار کر دیا۔ فرمایا: گو اس کا یہ جواب غلط ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کو نہ مان کر وہ خود ملزم بن گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہی کہنا ہے اسے کہ تمہارے سامنے جو حقیقت آ گئی تو تم نے چند لوگوں کو دیکھ کر اس کا انکار کیوں کیا تمہیں جو میرا حکم تھا تم نے وہ کیوں نہ مانا لیکن ایسے احمدی اپنے غلط رویوں سے دوہرے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ خود بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم رہیں گے اور ہو رہے ہیں اور دوسروں کو بھی دور ہٹا رہے ہیں اور ایسے لوگوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ہماری طرف منسوب ہو کر ہمیں بدنام کرنے والے ہیں یہ لوگ۔

س: جماعت احمدیہ کی ترقی کی اصل وجہ کیا ہے؟

ج: فرمایا! جماعت احمدیہ کی ترقی میں نہ علماء کی علمیت کام دے رہی ہے نہ عقل مند کی عقل کام دے رہی ہے نہ دنیاوی علم رکھنے والے کا علم و ہنر کام دے رہا ہے۔ تو یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی وجہ سے ہے کیونکہ اس وابستگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ان نتائج کا وعدہ ہے اور اس لئے وہ عطا فرما رہا ہے۔ دنیاداروں میں یا دنیاداری میں بیشک علم، عقل اور ہنر کام دے سکتا ہے لیکن جماعت میں رہنے والے کو بہرحال بہترین نتائج کیلئے جماعتی کاموں میں خاص طور پر اپنے آپ کو خلافت کا تابع فرمان کرنا ہو گا۔ اسی طرح علماء کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو مانا ہے یعنی نئے ماننے والے اور نئے نوجوان اور بچے۔ انہیں خلافت کے ساتھ حقیقی تعلق کا جنہیں ادراک نہیں ہے تو وہ انہیں اس سے آگاہ کریں اس بارے میں بتائیں اسی طرح عہدیدار بھی ذمہ دار ہیں۔

س: حضور انور نے عہدیداران جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! بعض عہدیدار ایسے ہیں جو منتخب ہو کر عہدیدار تو بن جاتے ہیں لیکن دین کا انہیں کچھ پتا نہیں ہوتا۔ وہ اپنے عہدے کو بھی دنیاوی عہدے کی طرح سمجھتے ہیں۔ میرے سامنے جب بعض لوگ کہتے ہیں کہ میرے پاس فلاں عہدہ ہے تو میں انہیں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ عہدہ نہ کہو خدمت کہو اور اگر خدمت دین کا اللہ تعالیٰ نے موقع دے دیا ہے تو اپنے دینی علم کو بھی بڑھائیں اور اپنے اخلاص اور وفا کو بھی بڑھائیں اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔ ایسے عہدیدار بھی ہیں یا ہوتے ہیں جو اپنی اہمیت کی طرف تو توجہ دلانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ ہم عہدیدار ہیں لیکن خلافت کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ سال میں ایک یوم خلافت منا کر ہم نے فرض ادا کر دیا۔

س: حضور انور نے خلافت سے ذاتی تعلق رکھنے کی برکات کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! گزشتہ دنوں کینیڈا سے تقریباً سو سے اوپر خدام اور امریکہ سے دو سو سے اوپر خدام مختلف عمروں کے مجھے لندن ملنے کے لئے آئے۔ ان میں نئے بیعت کرنیوالے بھی شامل تھے۔ تین دن رہے ہیں اس کے بعد ان کے تاثرات بالکل مختلف تھے۔ عجیب اخلاص اور وفا کا اظہار ان سے ہو رہا تھا جس کو دیکھ اور سن کر حیرت ہوتی ہے اور بعد میں جا کر بھی انہوں نے ان باتوں کا اظہار کیا اور اپنی ان حالتوں کی تبدیلی کا اظہار کیا یہ عہد کیا کہ ہم نمازوں میں باقاعدگی رکھیں گے۔ یہ عہد کیا کہ جماعت کے ساتھ وابستگی میں باقاعدگی رکھیں گے۔ یہ عہد کیا کہ خلافت سے اپنے تعلق کو بڑھاتے چلے جائیں گے۔ اس سے پہلے نہ ان کو خلافت کے تعلق کے بارے میں اتنا بتایا گیا تھا نہ ان کو تجربہ تھا۔ بیشک ذاتی ملاقات سے دونوں طرف سے ایک تعلق اور محبت کا خاص رنگ پیدا ہوتا ہے لیکن مختلف واقعات کے ذریعہ علماء اور عہدیدار خلافت کی اہمیت کو جماعت میں وقتاً فوقتاً بیان کرتے رہیں تو ایمانوں میں مضبوطی اور مزید جلاء پیدا ہوتی ہے۔ پس یہ ذمہ داری ہے علماء کی۔ اس میں سب لوگ شامل ہیں چاہے وہ مربیان ہیں عہدیداران ہیں یا دین کا علم رکھنے والے ہیں کہ خلیفہ وقت کا دست و بازو بنیں۔ اپنے عمل کو بھی خلیفہ وقت کے تابع کریں اور دوسروں کو بھی نصیحت کریں۔

س: حضرت مصلح موعود نے مربیان اور علماء کو کیا نصیحت بیان فرمائی؟

ج: حضرت مصلح موعود نے مربیان اور علماء کو ایک بڑی اہم نصیحت فرمائی تھی کہ "ہر مؤمن جو دین کا درد اور سلسلے سے اخلاص رکھتا ہے اور جو چاہتا ہے کہ خداتعالیٰ کا سلسلہ نیک نامی کے ساتھ دنیا میں قائم رہے اور (دین حق) کو وہی عزت پھر حاصل ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوئی تھی اور اس کام کے لئے حضرت مسیح موعود کی کوششیں باطل اور رائیگاں نہ جائیں تو اس کا فرض ہے کہ خلیفہ کے ساتھ دن رات تعاون کر کے اس کام میں لگ جائے کہ ذہنی طور پر بھی جماعت کی اصلاح ہو جائے۔ ایسے لوگوں کا فرض ہے کہ جس طرح شادی کے موقع پر لوگ اپنی جھولیاں پھیلا دیتے ہیں بعض جگہوں پہ رواج ہوتا ہے چھوارے بانٹے جاتے ہیں اور جھولیاں پھیلا دیتے ہیں کہ اس میں چھوارے گریں اسی طرح جب خلیفہ جماعت کی اصلاح کے لئے کچھ کہے تو اسے لیں اور افراد جماعت کے سامنے اسے دہرائیں اور دہرائیں اور دہرائیں حتیٰ کہ کند ذہن سے کند ذہن آدمی بھی سمجھ جائے اور دین پر صحیح طور پر چلنے کے لئے رستہ پا لے۔

☆☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

تقریب آمین

مکرم محمد مجاہد رفیق صاحب راہوالی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی انیقہ رفیق واقفہ نو نے محض خداتعالیٰ کے فضل سے قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور بعمر 7 سال مکمل کر لیا ہے۔ اس کی تقریب آمین مورخہ 18 جون 2015ء کو ہوئی۔ مکرم جاوید اقبال لنگاہ صاحب مربی ضلع گوجرانوالہ نے اس سے قرآن پاک سنا اور دعا کروائی۔ بچی مکرم محمد رفیق صاحب مرحوم راہوالی ضلع گوجرانوالہ کی پوتی اور مکرم فاروق احمد صاحب مرید کے ضلع شیخوپورہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن پاک کی تعلیمات پر عمل کرنے اور بچی کو نیک، صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عدیل احمد رضا صاحب مربی سلسلہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ مسرت بیگم صاحبہ زوجہ مکرم وکیل احمد رضا صاحب بعارضہ کینسر شدید بیمار ہیں اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ سانس لینے میں دقت کا سامنا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم سلطان احمد صاحب کارکن مدرسۃ الحفظ تحریر کرتے ہیں کہ میری بڑی ہمشیرہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ادریس صاحب کھاریاں بوجہ فالج بیمار ہیں۔ بات کرنے اور چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

رپورٹس یوم تحریک جدید بھجوائیں

سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید منانے کے لئے 3/اپریل 2015ء کا دن مقرر کیا گیا تھا۔

1۔ جن جماعتوں میں یوم تحریک جدید منایا جا چکا ہے۔ ان کے امرائے اضلاع اور صدران جماعت سے درخواست ہے کہ براہ کرم وہ اولین فرصت میں یوم تحریک جدید کے حوالہ سے اپنی رپورٹ وکالت دیوان تحریک جدید کو بھجوا کر ممنون فرماویں۔

2۔ جن جماعتوں میں کسی بھی وجہ سے تاحال یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا، ان کے امراء اضلاع وصدران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ براہ کرم جلد کسی مناسب دن یوم تحریک جدید منا کر وکالت دیوان تحریک جدید کو اپنی رپورٹ سے مطلع فرما کر ممنون فرماویں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

تمام احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ادارہ نور العین دائرۃ الخدمت الانسانیہ بلڈ بینک میں آنے والے تمام مریضوں اور بلڈ ڈونیشن دینے والے تمام احباب کیلئے یہ لازمی ہے کہ وہ اپنا شناختی کارڈ ہمراہ لائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب لندن تحریر کرتے ہیں کہ میری اہلیہ مکرمہ پروین اختر صاحبہ بنت مکرم بہادر شیر ناصر صاحب مرحوم سابق افسر حفاظت خاص کا جولائی کے پہلے ہفتے میں سینٹ جارج ہسپتال لندن میں دل کا بائی پاس متوقع ہے۔ تمام احباب سے اُن کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

3 جولائی 2015ء

5:30 am	عالمی خبریں
5:50 am	الصیام
6:35 am	درس ملفوظات
7:25 am	تلاوت قرآن کریم
8:20 am	درس القرآن
10:05 am	سیمینار سیرت النبی ﷺ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:50 am	رمضان المبارک ۔ درس حدیث
12:15 pm	راہ ہدیٰ
1:50 pm	انڈونیشین سروس
2:50 pm	درس القرآن 26 جون 1985ء
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:35 pm	تلاوت قرآن کریم
6:50 pm	یسرنا القرآن
7:20 pm	Shotter Shondhane
8:25 pm	سیرت رسول اللہؐ
9:00 pm	درس ملفوظات
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جولائی 2015ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	Chef's Corner
11:55 pm	سیرت رسول اللہؐ

4 جولائی 2015ء

12:25 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	درس ملفوظات
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جولائی 2015ء
3:10 am	رمضان المبارک ۔ دینی وفقہی مسائل
3:50 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	سیرت رسول اللہؐ
5:45 am	درس القرآن
7:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جولائی 2015ء
8:35 am	تلاوت قرآن کریم
9:25 am	راہ ہدیٰ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
12:00 pm	الترتیل
12:30 pm	سٹوری ٹائم
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جولائی 2015ء
2:45 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	درس القرآن 10 مئی 1986ء
5:30 pm	سیرت النبی ﷺ
6:05 pm	تلاوت قرآن کریم
6:15 pm	درس رمضان المبارک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	الصیام
8:20 pm	حضرت مسیح موعود کی حیات مبارکہ
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	سیرت النبی ﷺ

5 جولائی 2015ء

12:00 am	الصیام
12:20 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	درس القرآن
3:30 am	سٹوری ٹائم
4:00 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	عالمی خبریں
5:30 am	درس القرآن
5:40 am	تلاوت قرآن کریم
8:30 am	سیرت النبی ﷺ
9:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جولائی 2015ء
10:20 am	حضرت مسیح موعود کی حیات مبارکہ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:55 am	درس رمضان المبارک
12:15 pm	یسرنا القرآن
12:45 pm	بستان وقف نو
1:50 pm	فیتھ میٹرز
2:50 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن 11 مئی 1986ء
5:30 pm	تلاوت قرآن کریم
5:45 pm	درس رمضان المبارک
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جولائی 2015ء
7:15 pm	Shotter Shondhane
8:20 pm	بستان وقف نو
9:25 pm	پاک پیغمبرؐ اور رمضان المبارک
9:55 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	سیمینار ۔ سیرت النبیؐ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ میٹرک رایف اے کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ میٹرک پاس امیدوار کیلئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے پاس کیلئے 19 سال ہے۔ جو نوجوان بطور واقف زندگی جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش رکھتے ہوں ان کو داخلہ کی تیاری کیلئے درج ذیل باتوں پر خاص توجہ دینی چاہئے۔

1۔ پنجگانہ نماز باجماعت۔

2۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم درست تلفظ کے ساتھ۔

3۔ مطالعہ احادیث خصوصاً چہل احادیث، چالیس جواہر پارے۔

4۔ مطالعہ سیرت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ۔

5۔ مطالعہ کتب و ملفوظات حضرت مسیح موعود۔

6۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ Live سننا اور ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے حضور انور کے دیگر پروگرام۔

7۔ حضرت مسیح موعود کے خاندان اور خلفاء کے متعلق واقفیت۔

8۔ بنیادی جماعتی تاریخ سے واقفیت مجلس خدام الاحمدیہ کی شائع کردہ کتب دینی معلومات اور معلومات کا پوری توجہ سے مطالعہ۔

9۔ مطالعہ روزنامہ الفضل خصوصاً پہلا صفحہ۔

10۔ ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذھان کا مطالعہ۔

11۔ ابتدائی عربی زبان سیکھنا، اردو سیکھنا اور اردو بول چال کی مشق، انگریزی زبان کو بہتر بنانا، کتب یا اخبارات میں سے کوئی حصہ بلند آواز سے پڑھنے کی مشق کرنا۔

12۔ اپنے وقف اور جامعہ میں داخلہ کے لئے روزانہ دعا کرنا۔

13۔ میٹرک کا رزلٹ آتے ہی رزلٹ کارڈ کی فوٹو کاپی وکالت ہذا کو ارسال کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

ربوہ میں سحر و افطار 2 جولائی

انتہائے سحر	3:27
طلوع آفتاب	5:04
زوال آفتاب	12:12
وقت افطار	7:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

2 جولائی 2015ء

9:00 am	دینی و فقہی مسائل
11:45 am	درس رمضان المبارک
4:20 pm	درس القرآن
6:40 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 جون 2015ء

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ربوہ کی مشہور دکان
عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے تا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پالش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

عید شوز میلہ
عید کی نئی ورائٹی سج گئی ہے
نئے شوز ۔ نئے ڈیزائن ۔ نئی ورائٹی
نوٹ فرمالیں
ہر جمعہ کے دن لیڈیز، جینٹس اور بچگان کے شوز کی لوٹ میلہ سیل ہوا کرے گی
مس کولیکشن شوز اقصیٰ روڈ ربوہ